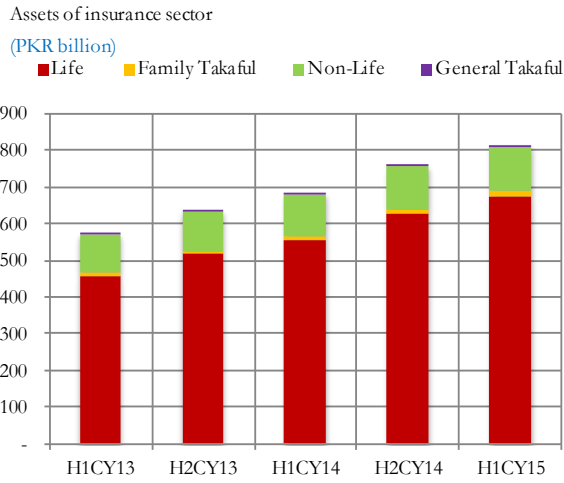


بیمے کے شعبے میں گزشتہ دو سال پر بیمہ میں بہتری اور اثاثہ جاتی بنیاد میں تقویت کارخان چھایا ہوا ہے جو اس کے مستحکم اور اطمینان بخش اظہار یوں سے عیاں ہے۔ خام پر بیمہ کی نمو سے حیاتی بیمے کی اثاثہ جاتی بنیاد کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ حیاتی بیمہ اب پاکستان کے مجموعی بیمہ کاروبار کے 80 فیصد پر مشتمل ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک میں بیمے کی سرایت بڑھ کر 0.8 فیصد ہو گئی۔ انتظامی اخراجات میں اضافے، خالص دعووں اور سرمایہ کاری آمدنی میں نمو کے باوجود حیاتی بیمے کی نفع یابی میں بہتری آئی ہے۔ غیر حیاتی بیمے کے ذیلی شعبے اور تکافل کاروبار بھی ترقی کر رہے ہیں۔ گزشتہ دو برسوں سے شعبہ بیمہ کے اثاثوں میں نمو مسلسل جاری ہے۔

بسال) کا اضافہ ہوا تھا (شکل 6.2)۔ اس پر بیمہ کا تقریباً دو تہائی حصہ حیاتی بیمہ کاروبار کا تھا۔ جون 2015ء میں پہلی ششماہی کے اختتام پر حیاتی بیمے کا خام پر بیمہ

شکل 6.1: شعبہ بیمہ کی حجم کی نمو مستحکم رہی



Source: Unaudited/Audited published financial statements of life insurers, non-life insurers, family takaful and general takaful companies.

بڑھ کر 32 فیصد ہو گیا جبکہ غیر حیاتی بیمے میں 11.8 فیصد اضافہ ہوا۔

ابھرتی ہوئی عالمی منڈیوں کے مقابلے میں ملکی شعبے کی کارکردگی اچھی رہی۔۔۔

دیگر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور باقی دنیا سے موازنہ کیا جائے تو ملکی روایتی بیمہ مارکیٹ کی کارکردگی خاصی بہتر رہی کیونکہ حقیقی پر بیمہ کی نمو دوسری مارکیٹوں سے کافی زیادہ تھی (جدول 6.1)۔

حالیہ برسوں میں شعبہ بیمہ¹⁴⁴ نے خاصی ترقی کی ہے (شکل 6.1)۔ 2015ء کی پہلی ششماہی میں 80 فیصد سے زائد حصے کے ساتھ حیاتی بیمہ اس شعبے پر حاوی رہا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی سے ہی حیاتی بیمے کی (سال بسال) نمو تقریباً 21 فیصد رہی ہے۔ دوسری طرف 2015ء کی پہلی ششماہی میں غیر حیاتی بیمے میں صرف 6.2 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا جبکہ 2014ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 12 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا تھا۔

2015ء کی پہلی ششماہی میں خاندانی تکافل میں مزید 35.6 فیصد (سال بسال) نمو ہوئی جبکہ 2014ء کی پہلی ششماہی میں یہ 44 فیصد (سال بسال) تھی۔ اسی طرح عام تکافل کاروبار میں بھی 2015ء کی پہلی ششماہی کے دوران 29.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (2014ء کی پہلی ششماہی میں 9.0 فیصد کی (سال بسال) نمو تھی)۔ بحیثیت مجموعی خاندانی اور عام تکافل کاروبار دونوں ہی 2015ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ بیمہ کے کل اثاثوں کے صرف 1.9 فیصد پر مشتمل رہے جبکہ 2014ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 1.6 فیصد تھی۔

--- کیونکہ روایتی شعبہ بیمہ کا خام پر بیمہ بڑھ گیا ہے۔۔۔

2015ء کی پہلی ششماہی کے دوران روایتی بیمے کا خام پر بیمہ 18.3 ارب روپے (یا 24.9 فیصد سال بسال) اضافے کے ساتھ بڑھ کر 91.8 ارب روپے ہو گیا جبکہ 2014ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 9.5 ارب روپے (یا 14.8 فیصد سال

¹⁴⁴ یہ تجزیہ پانچ حیاتی بیمہ کاروں اور 22 غیر حیاتی بیمہ کاروں سے لیے گئے ڈیٹا پر مبنی ہے جو حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ کاروں کے بالترتیب 98 فیصد اور 83 فیصد شعبے کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ تجزیہ جون 15ء میں اختتام پذیر ہونے والی ششماہی تک کے ڈیٹا پر مشتمل ہے۔ بیمہ کاروں کے لیے مالی بندش گزشتہ سال کے حوالے سے ہے۔ نمو کے تناسبات سال بسال بنیادوں پر ہیں۔

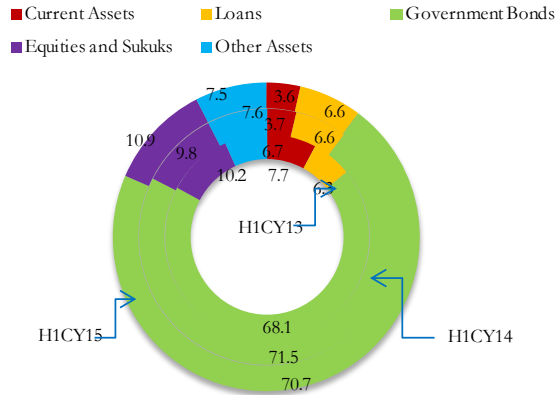
حیاتی بیمہ

حیاتی بیمہ کاروبار میں گزشتہ دو برسوں سے نمو جاری ہے۔۔۔

اثاثہ جاتی اساس کی تقویت اور بڑھتے ہوئے پریمیوم کے لحاظ سے شعبہ حیاتی بیمہ کی کارکردگی گزشتہ دو برسوں کے دوران خاصی بہتر رہی۔ 2015ء کی پہلی ششماہی کے دوران اثاثہ جاتی اساس میں مزید 21.5 فیصد نمو ہوئی کیونکہ ادارے زیادہ تر فراہم کردہ منافع اور بڑھتے ہوئے پریمیوم سے مہیا کردہ خطرے سے پاک طویل مدتی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرتے رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں حیاتی بیمے کے 70.7 فیصد اثاثے حکومتی تمسکات پر مشتمل ہیں جبکہ 10.9 فیصد سرمایہ کاریاں صکوک، باہمی فنڈز، فہرستی حصص جیسے دیگر ذرائع سے کی گئیں (شکل 6.3)۔

شکل 6.3: حکومتی تمسکات ہی میوچل سرمایہ کاری کا اہم ذریعہ ہے

Structure of Life Insurance
(percent)



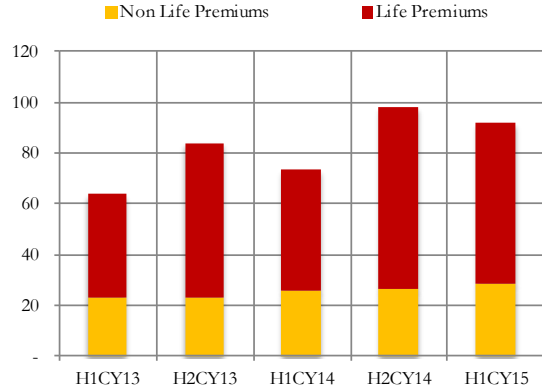
Source: Unaudited published financial statements of life insurance companies.

خام پریمیوم نمایاں طور پر بھلتا بھولتا رہا۔۔۔

جون 2015ء میں پہلی ششماہی کے اختتام تک خام پریمیوم بڑھ کر 32 فیصد ہو گیا جبکہ جون 2014ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر یہ 16.3 فیصد بڑھا تھا۔ اس کی

شکل 6.2: شعبہ بیمہ کے خام پریمیوم میں مسلسل اضافہ

Gross premiums (flows) of the insurance sector
(PKR billion)



Source: Unaudited/ Audited published financial statements of life and non-life insurers.

بہر حال ملکی شعبے میں بلند نمو کے باوجود بیمے کی سرایت اب بھی دنیا میں پست ترین سطح پر رہی۔ 2014ء کے دوران بیمے کی سرایت 0.8 فیصد تھی¹⁴⁵ جو 2013ء کے 0.5 فیصد اور 2012ء کے 0.3 فیصد سے بڑھا کر اس سطح پر لایا گیا تھا۔¹⁴⁶ جس کے نتیجے میں ممالک کے نمونے میں پاکستان کا درجہ 80 واں رہا۔

جدول 6.1

2014ء میں پریمیوم کی نمو کی حقیقی شرحیں

ممالک	حیاتی بیمہ	غیر حیاتی بیمہ	مطل
ترقی یافتہ ممالک	3.8	1.8	2.9
اُبھرتے ہوئے ممالک	6.9	8.0	7.4
پاکستان	12.7	18.0	16.6
دنیا	4.3	2.9	3.7

ماخذ: <http://www.swissre.com/sigma/> اور بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ شدہ / غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے۔

¹⁴⁵ مزید معلومات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے: <http://www.swissre.com/>

¹⁴⁶ سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) نے سرایت کرنے کے مختلف تناسبات دیے ہیں: 12ء-11ء کے لیے 0.67 فیصد؛ 13ء-12ء کے لیے 0.73 فیصد؛ اور 14ء-13ء کے لیے 0.77 فیصد۔ مزید معلومات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے:

<http://www.secp.gov.pk/annualreport/2015/Annual-Report-2015.pdf>

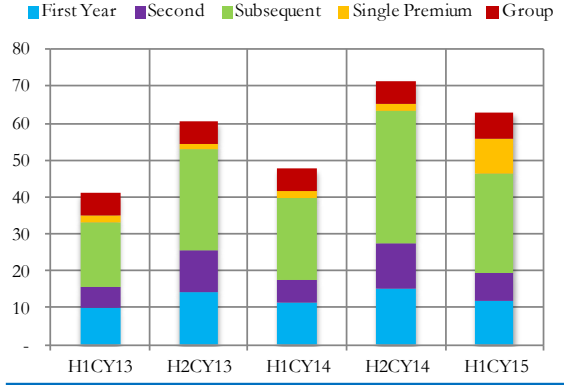
بڑی وجہ اکائی سے منسلک پالیسیوں¹⁴⁷ کے پرکشش منافع اور بینکار شورش سمیت

پروڈکٹ کی کامیابی اس اضافے کا اہم سبب تھی کیونکہ اس نے تقسیم کی جارحانہ حکمت عملی اختیار کی تھی۔

شکل 6.4: حیاتی نیے کے پر بیم میں خاصی نمونہ

انفرادی پر بیم کے علاوہ گروپ پر بیم میں بھی 2015ء کی پہلی ششماہی میں 15.3 فیصد کی نمو دیکھی گئی جبکہ بلند واحد پر بیم کے باعث اس کے حصے میں 11.4 فیصد کمی آئی (شکل 6.4)۔

Life insurance premiums (flows) and claims ratio (PKR billion)



Source: Unaudited/Audited published financial statements of life insurance companies.

--- جبکہ خالص دعووں کی نمو میں کمی آئی

2015ء کی پہلی ششماہی میں خالص دعووں کی نمو میں نمایاں کمی دیکھی گئی جو 13.1 فیصد رہی جبکہ 2014ء کی پہلی ششماہی میں یہ 26.3 فیصد تھی۔ بیمہ یافتگان کے پیشتر دعوے عرصیت (17.8 فیصد) اور وفات کے واقعات (10.9 فیصد) کے حوالے سے تھے۔ بہر حال پالیسیوں کے منسوخ کیے جانے کی وجہ سے بھی دعووں کا حصہ بڑھ کر 48.1 فیصد ہو گیا۔

تقسیم کے بہتر ذرائع تھے۔¹⁴⁸

بیمہ یافتگان کی جانب سے پالیسی منسوخ کرنے کی عام وجوہات جیسے پر بیم کی ادائیگی کی نااہلیت یا اس سے کم فائدہ حاصل ہونے کی توقع ہو سکتی ہیں۔ تاہم منسوخی کی شرح اس لیے بھی بڑھی ہے کہ سرمایہ کاری سے منسلک پالیسی یافتگان بڑھتی ہوئی اکائی قیمتوں سے فوری منافع کمانے کا رجحان رکھتے تھے (غالباً اس وجہ سے پیشتر سرمایہ کاریاں طویل مدتی حکومتی تمسکات میں کی گئیں جن کی قیمتیں سود کی شرح میں کمی سے بڑھ گئیں)۔

جون 2015ء میں پہلی ششماہی کے اختتام پر سال کے پہلے پر بیم میں 7.5 فیصد کا اضافہ نظر آیا؛ تاہم خام پر بیم میں اس کا حصہ 2014ء کی پہلی ششماہی کے 23.8 سے گھٹ کر 19.4 فیصد رہ گیا۔ اسی طرح اگرچہ 2015ء کی پہلی ششماہی میں متاخر پر بیم (دو سال سے زائد کا) میں 22.3 فیصد کمی (سال بسال) نمونہ ہوئی لیکن 2015ء کی پہلی ششماہی کے خام پر بیم میں اس کا حصہ کم ہو گیا۔

چنانچہ اکائی سے منسلک بیمہ مصنوعات کا کم منافع کا خطرہ (down-side risk) بہت زیادہ ہے کیونکہ ان سے حیاتی نیے کے فراہم کنندگان کی نفع آوری متاثر ہو سکتی ہے۔ تاہم یہی پروڈکٹ گزشتہ چند برسوں کے دوران اداروں کے کاروبار میں اضافہ بھی کر چکی ہے۔

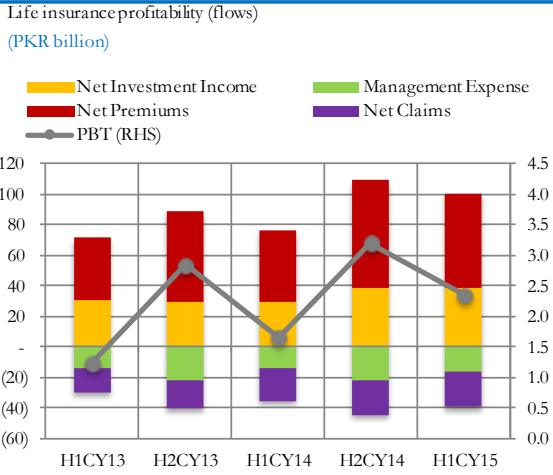
اس کی وجہ واحد پر بیم میں نمایاں اضافہ تھی جس کا خام پر بیم میں حصہ 2015ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 15.3 فیصد ہو گیا جو 2014ء کی پہلی ششماہی میں 3.8 فیصد تھا۔ ایک بڑی کمپنی کی اپنے شراکت دار بینک کے ساتھ واحد پر بیم

¹⁴⁷ حیاتی نیے کے حوالے سے اکائی سے منسلک کے معنی ہیں کہ انفرادی حیاتی نیے کے معاہدات حیاتی نیے کی کوریج کے ساتھ بچت جزو بھی دیا جاتا ہے جس میں بچت کا جزو اکائی سے منسلک سرمایہ کاری فنڈز کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔

¹⁴⁸ بینکار شورش بینکوں کے ذریعے حیاتی نیے کی مصنوعات بیچنے کا ایک متبادل تقسیمی واسطہ ہے۔ بیمہ کاروبار کی اس طرز سے کم حصولی لاگت پر وسیع کوریج حاصل ہوتی ہے۔

ہے۔ جون 2015ء میں پہلی ششماہی کے اختتام پر (سال بسال) منافع قبل از ٹیکس (PTB) 2.4 ارب روپے ہو گیا (42 فیصد کا (سال بسال) اضافہ) جبکہ

شکل 6.6: حیاتی بیمے کی نفع آوری



Source: Unaudited/ Audited published financial statements of life insurance companies.

جون میں اختتام پذیر ہونے والی 2014ء کی پہلی ششماہی میں 1.7 ارب روپے (33.9 فیصد کا (سال بسال) اضافہ) کا منافع ہوا (شکل 6.6)۔ اس کے نتیجے میں حیاتی شعبے کا اثاثوں پر منافع بھی 2014ء کی پہلی ششماہی کے 0.6 فیصد سے بڑھ کر 2015ء کی پہلی ششماہی میں 0.7 فیصد ہو گیا۔

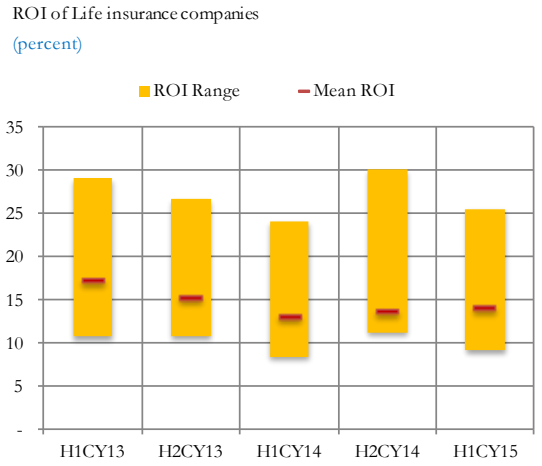
حیاتی بیمے کی مالی اصابت کے اظہارے متوقع طور پر مستحکم رہے۔۔۔

دعووں اور سرمائے کے تناسب میں معمولی کمی کے باعث 2015ء کی پہلی ششماہی میں حیاتی بیمے کی ادائیگی قرض کا جزدان مستحکم رہا جبکہ سرمائے اور اثاثوں کے تناسب میں بھی معمولی کمی آئی۔ اگرچہ جون 2015ء کو اختتام پذیر ہونے والی ششماہی میں انتظامی اخراجات بڑھ گئے ساتھ ہی خام پر بیمہ میں بلند نمو کے باعث اخراجات کے تناسب میں بھی بہتری آئی۔ اسی وجہ سے دعووں کا تناسب بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران کم ہو کر 38.4 فیصد رہ گیا (جدول 6.2)۔

سرمایہ کاری کے بلند منافع سے حیاتی بیمے کی نفع آوری کو بھی تقویت ملی۔۔۔

ذمہ نویسی کے بنیادی کاروبار میں بہتری کے علاوہ 2015ء کی پہلی ششماہی میں بیمہ کنندگان کی سرمایہ کاروں میں 14 فیصد منافع دیکھا گیا (شکل 6.5)۔ بالخصوص حکومتی تمسکات کا منافع 11.5 فیصد رہا۔ سرمایہ کاریوں کی طویل مدتی نوعیت کے باعث حیاتی بیمے کو اجرائے ثانی کے کسی فوری خطرے کا سامنا نہیں ہے۔ تاہم گزشتہ دو برسوں کے دوران حکومتی یافتوں میں زوال پذیری سرمایہ کاری کے منافعوں پر اثر انداز ہونے لگی ہے۔ جس کے نتیجے میں بیمہ کار اپنے کچھ فنڈز ایکویٹی سرمایہ کاریوں کے مزید پرکشش لیکن پرخطر ذرائع کی جانب منتقل کر چکے ہیں؛ مجموعی اثاثوں میں معینہ تمسکات اور ایکویٹی سرمایہ کاریوں کا حصہ بڑھ کر 2014ء کی پہلی ششماہی کے 9.8 فیصد سے بڑھ کر 2015ء کی پہلی ششماہی میں

شکل 6.5: سرمایہ کاریوں سے حاصل ہونے والا منافع وصولیوں کی اعانت کرتا رہا



Source: Unaudited/ Audited published financial statements of life insurance companies.

10.9 فیصد ہو گیا۔

گزشتہ دو برسوں کے دوران حیاتی بیمے کی مجموعی نفع آوری میں خاصی بہتری آئی۔۔۔

مذکورہ بالا پر بیمہ اور سرمایہ کاری آمدنی میں اضافوں اور دعووں میں کمی کے باعث گزشتہ دو برسوں کے دوران حیاتی بیمے کے شعبے کی نفع یابی میں خاصی بہتری آئی

جدول 6.2

حیاتی بیمہ کا استحکام

2015ء کی پہلی ششماہی	2014ء کی دوسری ششماہی	2014ء کی پہلی ششماہی	2013ء کی دوسری ششماہی	2013ء کی پہلی ششماہی	
فیصد					
1.6	1.7	1.7	1.7	1.6	سرمایہ بہ نسبت اثاثے
227.1	402.4	227.9	396.7	224.4	دعوے بہ نسبت سرمایہ
38.4	37.3	45.0	35.3	41.5	دعووں کا تناسب
25.1	30.1	29.5	34.9	32.9	اخراجات کا تناسب
63.5	67.4	74.5	70.1	74.5	مشترکہ تناسب
98.6	98.5	98.2	98.3	98.0	پر بیمہ کار اساک
14.0	13.7	13.1	15.2	17.3	سرمایہ کاری پر منافع
0.7	0.8	0.6	0.8	0.5	اثاثوں پر منافع

ماخذ: حیاتی بیمہ کی کمپنیوں کے آڈٹ شدہ / غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

خاندانی تکافل کے کاروبار نے 2012ء اور 2013ء کے مسلسل نقصان کے بعد اب نفع ظاہر کیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ انتظامی اخراجات میں کمی ہے جو 2013ء کے 29.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں 2014ء میں صرف 9.8 فیصد رہے۔ مجموعی طور پر شعبہ بیمہ میں بڑھتے ہوئے حصے اور روایتی حیاتی بیمہ کمپنیوں میں خاندانی تکافل کی کئی نئی وندوز کھلنے کی وجہ سے مستقبل قریب میں خاندانی تکافل کے لیے خاصے روشن امکانات ہیں۔

غیر حیاتی بیمہ 150

غیر حیاتی بیمہ کاروبار میں مثبت پیش رفت ہے۔۔۔

2015ء کی پہلی ششماہی میں غیر حیاتی بیمہ کے شعبے میں خام پر بیمہ میں 11.8 فیصد کا (سال بسال) اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ نو بیمہ کے خالص پر بیمہ میں 13.6 فیصد کا (سال بسال) اضافہ ہوا۔ گاڑیاں اور متفرق ذیلی شعبے خالص پر بیمہ میں اس نمو کے اہم محرک تھے۔ اسی دوران گاڑیوں کا ذیلی شعبہ 42 فیصد حصے کے ساتھ پر بیمہ اکٹھا کرنے والوں میں سب سے بڑا حصہ دار رہا (شکل 6.8)۔

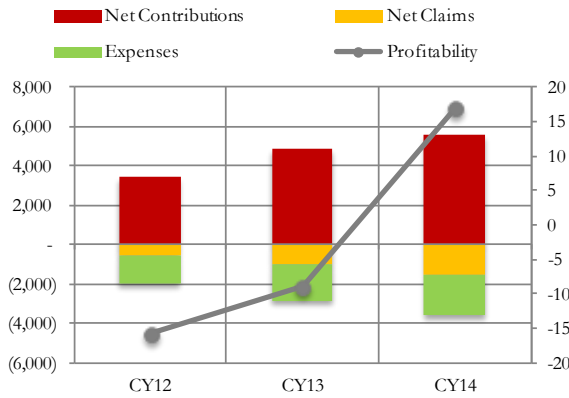
گو کہ اسی مدت کے دوران خالص دعووں میں 7.5 فیصد کا (سال بسال) اضافہ

حیاتی بیمہ کا شعبہ خطرہ ارتکاز سے دوچار ہے کیوں کہ اس میں سرکاری شعبے کے ایک ادارے کی اجارہ داری ہے۔ اس ادارے کو اس زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے " اتنا بڑا کہ ناکام نہیں ہو سکتا" یعنی اس کی مالی مشکلات کے نظمی مضمرات ہو سکتے ہیں جن کے لیے حکومتی مداخلت کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

تاہم بیمہ کے دوسرے شعبوں تک اس کے متعدد پھیلاؤ کا خطرہ محدود ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا ذیلی ادارہ غیر حیاتی بیمہ کار ہے جس کا غیر حیاتی شعبے کی مارکیٹ میں کم حصہ ہے۔

شکل 6.7: حیاتی تکافل کاروبار کی نفع آوری بہتر ہوئی

Profitability of Life/Takaful
(PKR million)



Source: Unaudited/ Audited published financial statements of family takaful companies.

اسٹورس جنی کا احاطہ ہیں رتتا یونہی اس لے سالانہ لھالے 2009ء سے اب تک تہاں ہیں یے نئے ہیں۔

خاندانی تکافل کاروبار کے امکانات مثبت ہیں۔۔۔

2014ء کے دوران¹⁴⁹ خاندانی (حیاتی) تکافل کی کمپنیوں کے خام حصوں اور اثاثوں میں بالترتیب 15.3 فیصد (سال بسال) اور 37.6 فیصد (سال بسال) اضافہ دیکھا گیا (شکل 6.7)۔

ماضی میں انتظامی اخراجات کی زیادتی نے خاندانی تکافل کے اداروں کی نفع آوری کو خاصا نقصان پہنچایا تھا۔ تاہم 2014ء میں اس رجحان میں تبدیلی آئی ہے کیونکہ

¹⁴⁹ اس جز میں دیا گیا تجزیہ 14ء تک کے نتائج پر مبنی ہے۔

جزے۔ مجموعی طور پر منافع کے مارجن میں 40.1 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا (شکل 6.9)۔

مالی استحکام کے اظہار کے لیے ظاہر کرتے ہیں کہ غیر حیاتی بیمے کا شعبہ نسبتاً مستحکم ہے (جدول 6.3)۔ مشترکہ تناسب ظاہر کرتا ہے کہ ذمہ نویسی کا خالص پر بیمہ دعوؤں اور اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مناسب ہے۔

خالص پر بیمہ میں اضافے سے بہتر ہونے والی آمدنی اور سرمایہ کاری آمدنی کی وجہ سے اثاثوں پر منافع میں 11.7 فیصد اضافہ ہوا۔ 2015ء کی پہلی ششماہی میں سرمایہ کاری پر منافع میں بھی 16.6 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔

مالی صحت میں بہتری کے لیے سرکاری غیر حیاتی بیمہ کار کو شفافیت بڑھانے کے لیے اپنے مالی معاملات کو شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ نظمی خطرات کو کم کرنے کے لیے کمپنی سے متعلق زیر التوا قانونی معاملات کو تیزی سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔

غیر حیاتی بیمے کے شعبے کو مزید وسعت دینے کے لیے حکومت کو نجی غیر حیاتی بیمہ کاروں کو اس بات کی اجازت دینے کی ضرورت ہے کہ وہ سرکاری املاک کو عام بیمہ کوریج فراہم کر سکیں۔ 2000ء کے بیمہ آرڈیننس کے مطابق کسی سرکاری ملکیت یا سرکاری ملکیت سے متعلق کوئی نقصان یا کوئی خطرہ یا واجبہ صرف سرکاری غیر حیاتی بیمہ کار کے دائرے میں آئے گا اور کسی دوسرے بیمہ کار کے دائرے میں نہیں آئے گا۔¹⁵¹

عام تکافل کی اٹائے جاتی اساس میں نمایاں اضافہ ہوا۔۔۔

عام (غیر حیاتی) تکافل¹⁵² غیر حیاتی بیمہ کاروں کے محض 2 فیصد پر مشتمل ہے لیکن غیر حیاتی (روایتی) بیمہ کاروں کی عام تکافل کے شعبے میں آمد سے اس کی

¹⁵¹ حکومت نے این آئی سی ایل کی اجارہ داری ختم کرنے پر زور دیا ہے، دیکھیے:

<http://www.dawn.com/news/1183000>

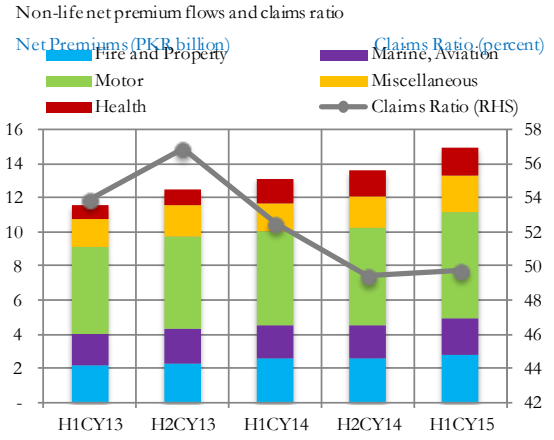
<http://www.secp.gov.pk/corporatelaws/pdf/InsuranceOrdAmended-Nov2011.pdf>

¹⁵² اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ 2014ء تک کے نتائج پر مبنی ہے۔

ہوا۔ کیونکہ خالص دعوؤں کے مقابلے میں خالص پر بیمہ تیزی سے بڑھا اس لیے 2015ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی دعوؤں کا تناسب گھٹ کر 49.7 فیصد ہو گیا (جبلہ 2014ء میں یہ 52.5 فیصد تھا)۔ اس کی وجہ سے غیر حیاتی بیمہ کاروں کی ذمہ نویسی کی کارکردگی بہتر ہو گئی۔

غیر حیاتی بیمے کے دعوؤں کا تناسب مستحکم رہا

شکل 6.8: غیر حیاتی بیمے کے دعوؤں کا تناسب مستحکم رہا

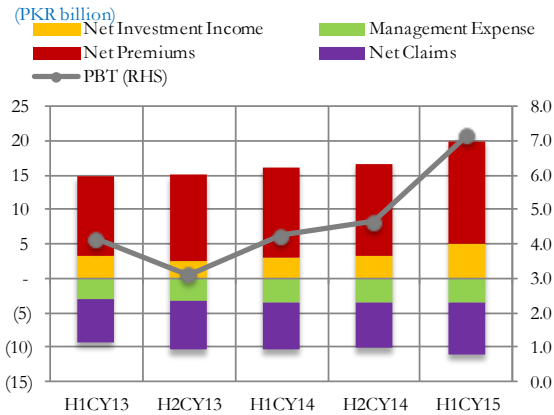


Source: Unaudited/ Audited published financial statements of non-life insurance companies.

شکل 6.9: غیر حیاتی بیمے کی نفع آوری بہتر ہوئی

Non-Life insurance profitability improved

Non-Life insurance profitability (flows)



Source: Unaudited/ Audited published financial statements of non-life insurance companies.

غیر حیاتی شعبے کے منافع میں 68.6 فیصد نمو کی اہم وجہ سرمایہ کاری آمدنی میں 66.2 فیصد تھا، سرمایہ کاری آمدنی 58.6 فیصد حصے کے ساتھ خام آمدنی کا بھی اہم

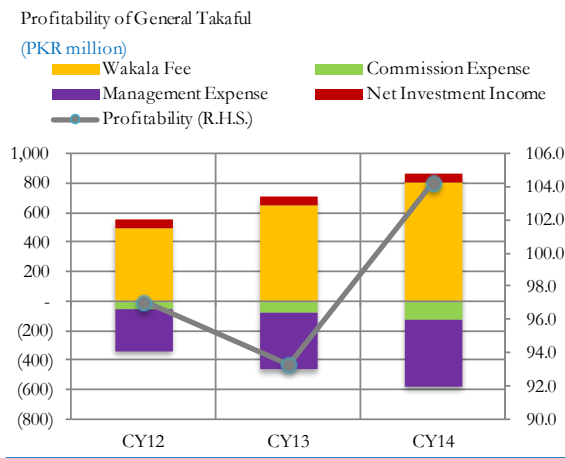
تاہم عام تکافل کے شرکاء کا تکافل فنڈ (PTF)¹⁵³ اب تک خسارہ دکھا رہا ہے۔ دسمبر 2014ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال میں اس نے 221 ملین کا خسارہ درج کیا ہے۔

شعبہ بیمہ میں مزید نمو کے امکانات ہیں۔۔۔

پاکستان میں بیمہ کی سرایت کا تناسب کم ہے جس کا مطلب ہے کہ بیمہ صنعت کی نمو کے بہت سے امکانات ہیں۔

شعبہ بیمہ کا مستقبل مستحکم دکھائی دیتا ہے۔ پاک چین اقتصادی راہداری اور

شکل 6.10: عام تکافل کاروبار کی نفع آوری میں اضافہ ہوا



Source: Unaudited/Audited published financial statements of general takaful companies.

ایران پاکستان گیس پائپ لائن منصوبے بیمہ اداروں کو متعلقہ ترقیاتی منصوبوں کی ذمہ داری کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔ تاہم حکومت مقامی بیمہ کاروں کو بین الاقوامی بڑے بیمہ کاروں کے ساتھ مل کر اتنے بڑے ترقیاتی منصوبوں کا بیمہ کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں غور کر سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے نو بیمہ کاروں کے انخلا کے باعث حکومت مقامی بیمہ کاروں کو اتنے بڑے ترقیاتی منصوبوں کا بیمہ کرنے کی اجازت دینے سے باز رہے۔

¹⁵³ شرکتی تکافل فنڈ (PTF) تکافل آپریٹرز کے ذریعے چلایا جاتا ہے؛ یہ حصص یافتگان کے فنڈ سے الگ ہے۔

تیز نمو متوقع ہے۔ انھیں 2012ء کے تکافل اصولوں کے تحت ونڈو تکافل آپریٹرز کے نام سے اپنی وقف ونڈوز کے ذریعے تکافل خدمات فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسی وجہ سے 2015ء کی پہلی ششماہی میں عام تکافل کی (سال بسال) اثاثہ جاتی اساس 29.3 فیصد بڑھ گئی ہے۔

جدول 6.3

غیر حیاتی بیمہ کی صحت

2015ء کی پہلی ششماہی	2014ء کی دوسری ششماہی	2014ء کی پہلی ششماہی	2013ء کی دوسری ششماہی	2013ء کی پہلی ششماہی	
					فیصد
13.8	13.6	13.4	12.7	11.1	سرمایہ بہ نسبت اثاثے
49.7	50.9	52.5	55.5	53.9	دعوے بہ نسبت سرمایہ
24.3	25.9	26.3	26.7	26.8	دعووں کا تناسب
74.0	76.9	78.8	82.2	80.7	اخراجات کا تناسب
52.1	51.5	51.3	52.0	50.6	مشترکہ تناسب
16.6	10.5	10.8	11.0	13.3	پر بیمہ کا اسماک
11.7	7.6	7.4	6.7	8.1	سرمایہ کاری پر منافع

ماخذ: غیر حیاتی بیمہ کی کمپنیوں کے آڈٹ شدہ / غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

عام تکافل کے شعبے میں حصص یافتگان کے فنڈ کی نفع آوری میں 11.8 فیصد کا (سال بسال) اضافہ دیکھنے میں آیا جس کی اہم وجہ وکالہ کی فیس میں 22.5 فیصد اضافہ تھی؛ نفع آوری میں یہ اضافہ کمیشن اور انتظامی اخراجات میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو گیا (شکل 6.10)۔

اداشدہ سرمائے کی حد بڑھا کر غیر حیاتی اور حیاتی بیمہ کاروں کے لیے بالترتیب 500 ملین روپے اور 700 ملین روپے کر دیے جائیں۔

مختلف بیمہ کاروں کے التوا کا شکار مقدمات کو بھی تیزی سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں اس وقت (کم از کم) دو عدد عالمی انتظامی اہیت کے حامل بیمہ کار (G-SIIs) کام کر رہے ہیں؛ الاٹرنائٹس ای اور اے آئی جی۔ تاہم مارکیٹ میں ان کا کم حصہ ہونے کی وجہ سے عالمی منڈی کے خطرات پاکستان کے لیے خاص اشرافیہ کی حالت نہیں۔

عام تکافل کے انانوں کی نمو میں تیزی کی توقع ہے۔۔۔

حال ہی میں بہت سے روایتی بیمہ کاروں 2012ء کے تکافل اصول و ضوابط کے تحت ونڈو تکافل آپریٹرز کے ذریعے تکافل کاروبار کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ چنانچہ توقع ہے کہ بڑے بیمہ کار اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لیے تکافل شعبے کا رخ کریں گے۔

یہ مکمل تکافل اداروں کے لیے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے کیونکہ ان کی رسائی محدود ہے؛ ونڈو تکافل آپریٹرز کو بیمہ اداروں کے وسیع برانچ نیٹ ورک اور اپنی مصنوعات کی تقسیم کے لیے وسیع وسائل (بینکاشورنس، موبائل، انٹرنیٹ، وغیرہ) کے ذریعے تکافل کاروبار کو وسعت دینے کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔

نوبیمہ کاروں کی کمی سے خطرہ ارتکاز میں اضافہ ہوا ہے۔ جس میں مقامی بیمہ کاروں کے بین الاقوامی بیمہ کاروں کے ساتھ نوبیمہ کاری معاہدات کرنے کی وجہ سے معمولی کمی آئی ہے۔ تاہم تمام بیمہ کاروں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے فاضل باقی کاروبار کا 35 فیصد حوالگی کے طور پر پاکستان نوبیمہ کاری کمپنی کو ادا کرے¹⁵⁴ جس کی وجہ سے کاروبار محدود ہوتا ہے اور جو بین الاقوامی بیمہ کاروں کے ساتھ نوبیمہ کروایا جاسکتا ہے۔

مارکیٹ انفراسٹرکچر اور ضوابطی نظام کو تقویت دینے کے لیے، بیمہ صنعت کا ضابطہ کار ایس ای سی پی شعبہ بیمہ کے لیے بیمے کے ضوابطی فریم ورک کی نظر ثانی، محزون بیمہ کے قیام، کارپوریٹ نظم و ضبط کے کوڈ کے اجراء، وغیرہ پر غور کر رہا ہے۔¹⁵⁵

ایس ای سی پی خردہ بیمے کے فروغ کے لیے پالیسیاں وضع کرنے پر بھی غور کر رہا ہے جو خردہ بیمے کے لیے وقف اداروں کے لیے کم از کم سرمائے کی شرائط اور خردہ بیمہ کاروبار کے لیے کم سے کم کوٹے کے رواج پر مرکوز ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح اس شعبے کے انتظام کے لیے بیمہ کار بشمول اسٹیٹ لائف خردہ بیمہ حادثاتی کوریج اور صحت کے خردہ بیمے جیسی خردہ بیمے کی مصنوعات کا آغاز کرنے پر غور کر رہا ہے۔

بیمہ صنعت میں نظمی خطرے (Systematic risk) کو کم کرنے کے لیے ناکافی سرمائے کے حامل بیمہ کاروں (inadequately-capitalized insurers) کے مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ فعال اور غیر فعال بیمہ کار جو ناکافی سرمائے کے حامل ہیں ان کا آپس میں انضمام کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ انشورنس آرڈیننس 2000 کے تقاضے پورے کر سکیں (جس کے مطابق غیر حیاتی اور حیاتی بیمہ کاروں کے لیے بالترتیب 300 ملین روپے اور 500 ملین روپے ادا شدہ ہونے چاہئیں)۔ ناکافی سرمائے کے حامل بیمہ کاروں کا مسئلہ مزید گہبیر ہونے کا امکان ہے کیونکہ ایس ای سی پی کا ارادہ ہے کہ 2017ء تک کم از کم

¹⁵⁴ پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ (PRCL) ایک سرکاری شعبے کا ادارہ ہے جو وزارت کامرس کے انتظامی دائرے میں آتا ہے۔

¹⁵⁵ ایس ای سی پی نے کارپوریٹ گورننس کا نظر ثانی شدہ کوڈ ایس آر او 2016/160(i)، مورخہ 26 فروری 2016ء جاری کر دیا ہے۔